دستور جماعت اسلامی پاکستان

جماعت اسلامی کا سابق دستور آج سے گیارہ سال قبل (۲۶ اگست ۱۹۴۱ء مطابق ۲ شعبان ۱۳۶۰ھ) کو ایسے حالات میں بنایا گیا تھا جبکہ برعظیم ہند و پاکستان پر ایک کافرانہ اجتماعی نظام اور ایک غیر مسلم قوم کا قاہرانہ تسلط تھا اور ملک کے اجتماعی حالات اب سے بالکل مختلف تھے۔ مگر قیام پاکستان کے بعد حالات بہت کچھ بدل گئے۔ برعظیم ہند کی تقسیم کے بعد جماعت اسلامی ہند کا نظام الگ اور پاکستان کا نظام جماعت جدا قائم ہو گیا۔ پھر "قرار دادِ مقاصد" پاس ہو جانے کے بعد پاکستان اصولاً "دارالاسلام" بن گیا اور ہمارے مسائل وہ نہیں رہے جو دارالکفر کے عہد میں تھے۔ ان وجوہ سے جماعت اسلامی کے سابق دستور کی جگہ ایک نیا دستور بنانے کی ضرورت محسوس کی گئی اور جماعت اسلامی پاکستان کے ارکان نے اپنے اجتماع عام منعقدہ ۱۰ تا ۱۳ نومبر ۱۹۵۱ء (مطابق ۹ تا ۱۲ صفر ۱۳۷۱ھ) میں بمقام کراچی فیصلہ کیا کہ نیا دستور بنانے کا کلی اختیار ۳۹ ارکان پر مشتمل ایک مجلس کے سپرد کر دیا جائے جس کے ۵ رکن تمام ارکان جماعت سے غیر علاقائی بنیاد پر، اور ۳۴ رکن مختلف تنظیمی حلقوں کے ارکان جماعت سے علاقہ وار منتخب کرائے جائیں۔ اس فیصلے کے مطابق اس مجلس کے لیے حسب ذیل ارکان منتخب ہوئے:-

۱۔ غیر علاقائی بنیاد پر منتخب کئے ہوئے:-

(۱) مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی

(۲) طفیل محمد

(۳) مولانا امین احسن صاحب اصلاحی

(۴) جناب محمد عبدالجبار غازی صاحب

(۵) جناب فضل الرحمٰن نعیم صدیقی صاحب

۲ مختلف تنظیمی حلقوں کے منتخب کیے ہوئے[1]:-

(۱) ملک نصر اللہ خاں صاحب عزیز (لاہور)

(۲) چوہدری محمد اکبر صاحب (لاہور)

(۳) جناب فقیر حسین صاحب، (لاہور)

(۴) جناب عبد المجید صاحب قریشی (لاہور)

(۵) مولانا عبد الغفار حسن صاحب (گوجرانوالہ)

(۶) چوہدری علی احمد خاں صاحب (گوجرانوالہ)

(۷) چوہدری بہادل خاں صاحب (گوجرانوالہ)

(۸) ملک محمد سعید احمد صاحب (راولپنڈی)

(۹) مولانا صدر الدین صاحب (راولپنڈی)

(۱۰) مولانا مسعود عالم صاحب ندوی (راولپنڈی)

(۱۱) جناب محمد نذیر صاحب مسلم (لائل پور)

(۱۲) حکیم عبد الرحمٰن صاحب (لائل پور)

(۱۳) مولانا حکیم محمد عبد الرحیم اشرف صاحب (لائل پور)

(۱۴) مولوی گلزار احمد صاحب (لائل پور)

(۱۵) خان محمد باقر خاں صاحب (ملتان)

(۱۶) جناب خان محمد صاحب ربّانی (ملتان)

(۱۷) چوہدری نذیر احمد صاحب (ملتان)

(۱۸) سید نصیر احمد صاحب (ملتان)

(۱۹) مولانا معین الدین صاحب (ملتان)

[1] ہر نمائندہ کے آگے قوسین میں اس حلقے کا نام دیا گیا ہے جس سے وہ منتخب ہوا تھا۔

(۲۰) جناب تاج الملوک خاں صاحب (سرحد)

(۲۱) جناب فضل معبود خاں صاحب (سرحد)

(۲۲) مولانا معین الدین صاحب (سرحد)

(۲۳) مولوی عبدالحکیم صاحب (سرحد)

(۲۴) ارباب نعمت اللہ خاں صاحب (سرحد)

(۲۵) مولانا عبدالحق صاحب (بہاولپور)

(۲۶) سردار محمد اجمل خاں صاحب لغاری (بہاولپور)

(۲۷) جناب غلام غوث صمدانی صاحب (بہاولپور)

(۲۸) شیخ سلطان احمد صاحب (سندھ و کراچی)

(۲۹) چوہدری غلام محمد صاحب (سندھ و کراچی)

(۳۰) ڈاکٹر سلیم الدین احمد صاحب (سندھ و کراچی)

(۳۱) مولوی وصی مظہر صاحب (سندھ و کراچی)

(۳۲) سید ممتاز حسین صاحب (سندھ و کراچی)

(۳۳) مولانا عبدالعزیز صاحب (بلوچستان)

(۳۴) مولانا محمد رفیع صاحب (مشرقی پاکستان)

اس مجلس کے اجتماعات ۱۷، ۱۸ فروری ۱۹۵۲ء (مطابق ۱، ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۱ھ) اور ۲۹ جون تا ۴ جولائی ۱۹۵۲ء (مطابق ۶ تا ۱۱ شوال ۱۳۷۱ھ) کو جماعت کے مرکزی دفتر واقع ۵-الف ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور میں منعقد ہوئے، اور اپنے آخری اجلاس منعقدہ ۴ جولائی ۱۹۵۲ء (مطابق ۱۱ شوال ۱۳۷۱ھ) میں اس نے جماعت اسلامی پاکستان کے لیے یہ دستور پاس کیا۔

طفیل محمد

معتمد مجلس ترتیب دستور جماعت اسلامی پاکستان

۹ جولائی ۱۹۵۲ء (مطابق ۱۶ شوال ۱۳۷۱ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دستور جماعت اسلامی پاکستان

حصہ اول

نام | دفعہ ۱۔ اس جماعت کا نام "جماعت اسلامی پاکستان" اور اس دستور کا نام "دستور جماعت اسلامی پاکستان" ہوگا۔

تاریخ نفاذ | دفعہ ۲۔ یہ دستور ۲۶ اگست ۱۹۵۲ء سے نافذ العمل ہوگا۔

عقیدہ | دفعہ ۳۔ جماعت اسلامی پاکستان کا بنیادی عقیدہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہوگا یعنی یہ کہ صرف اللہ ہی ایک الٰہ ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

تشریح:۔ اس عقیدے کے پہلے جز یعنی اللہ کے واحد الٰہ ہونے اور کسی دوسرے کے الٰہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ زمین اور آسمان، اور جو کچھ آسمان و زمین میں ہے، سب کا خالق، پروردگار، مالک، اور تکوینی و تشریعی حاکم صرف اللہ ہے، ان میں سے کسی حیثیت میں بھی کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔

اس حقیقت کو جاننے اور تسلیم کرنے سے لازم آتا ہے کہ

(۱) انسان اللہ کے سوا کسی کو ولی و کارساز، حاجت روا اور مشکل کشا، فریاد رس اور حامی و ناصر نہ سمجھے، کیونکہ کسی دوسرے کے پاس کوئی اقتدار ہی نہیں ہے۔

(۲) اللہ کے سوا کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے والا نہ سمجھے، کسی سے تقویٰ اور خوف نہ کرے، کسی پر توکل نہ کرے، کسی سے امیدیں وابستہ نہ کرے، کیونکہ تمام اختیارات کا مالک وہی اکیلا ہے۔

(۳) اللہ کے سوا کسی سے دعا نہ مانگے، کسی کی پناہ نہ ڈھونڈے، کسی کو مدد کے لیے نہ پکارے، کسی کو خدائی انتظامات میں ایسا دخیل اور زور آور بھی نہ سمجھے کہ اس کی سفارش سے قضائے الٰہی ٹل سکتی ہو، کیونکہ خدا کی سلطنت میں سب بے اختیار رعیت ہیں، خواہ وہ فرشتے ہوں یا انبیاء یا اولیاء۔

(۴) اللہ کے سوا کسی کے آگے سر نہ جھکائے، کسی کی پرستش نہ کرے، کسی کو نذر نہ دے، اور کسی کے ساتھ وہ معاملہ نہ کرے جو مشرکین اپنے معبودوں کے ساتھ کرتے رہے ہیں، کیونکہ ایک اللہ ہی عبادت کا مستحق ہے۔

(۵) اللہ کے سوا کسی کو بادشاہ، مالک الملک اور مقتدر اعلیٰ نہ تسلیم کرے، کسی کو باختیار خود حکم دینے اور منع کرنے کا مجاز نہ سمجھے، کسی کو مستقل بالذات شارع اور قانون ساز نہ مانے، اور اُن تمام اطاعتوں کو قبول کرنے سے انکار کر دے جو ایک اللہ کی اطاعت کے تحت اور اس کے قانون کی پابندی میں نہ ہوں، کیونکہ اپنے ملک کا ایک ہی جائز مالک، اور اپنی خلق کا ایک ہی جائز حاکم اللہ ہے، اُس کے سوا کسی کو مالکیت اور حاکمیت کا حق نہیں پہنچتا۔

نیز اس عقیدے کو قبول کرنے سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ

(۶) انسان اپنی آزادی و خود مختاری سے دست بردار ہو جائے، اپنی خواہش نفس کی بندگی چھوڑ دے، اور اللہ کا بندہ بن کر رہے جس کو اُس نے الٰہ تسلیم کیا ہے۔

(۷) اپنے آپ کو کسی چیز کا مالک مختار نہ سمجھے، بلکہ ہر چیز، حتیٰ کہ اپنی جان، اپنے اعضاء اور اپنی ذہنی و جسمانی قوتوں کو بھی اللہ کی ملک اور اس کی طرف سے امانت سمجھے۔

(۸) اپنے آپ کو اللہ کے سامنے ذمہ دار اور جواب دہ سمجھے اور اپنی قوتوں کے استعمال اور اپنے برتاؤ اور تصرفات میں ہمیشہ اس حقیقت کو ملحوظ رکھے کہ اسے قیامت کے روز اللہ کو ان سب چیزوں کا حساب دینا ہے۔

(۹) اپنی پسند کا معیار اللہ کی پسند کو اور اپنی ناپسندیدگی کا معیار اللہ کی ناپسندیدگی کو بنائے۔

(۱۰) اللہ کی رضا اور اُس کے قرب کو اپنی تمام سعی و جہد کا مقصود اور اپنی پوری زندگی کا محور ٹھیرائے۔

(۱۱) اپنے لیے اخلاق میں، برتاؤ میں، معاشرت اور تمدن میں، معیشت اور سیاست میں، غرض زندگی کے ہر معاملہ میں صرف اللہ کی ہدایت کو ہدایت تسلیم کرے، اور ہر اُس طریقے اور ضابطے کو رد کر دے جو اللہ کی شریعت کے خلاف ہو۔

اس عقیدے کے دوسرے جز یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سلطانِ کائنات کی طرف سے روئے زمین پر بسنے والے انسانوں کو جس آخری نبی کے ذریعہ سے مستند ہدایت نامہ اور ضابطۂ قانون بھیجا گیا اور جس کو اس ضابطہ کے مطابق کام کر کے ایک مکمل نمونہ قائم کر دینے پر مامور کیا گیا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اس امرِ واقعی کو جاننے اور تسلیم کرنے سے لازم آتا ہے کہ:

(۱) انسان ہر اُس تعلیم اور ہر اُس ہدایت کو بے چون وچرا قبول کرے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو۔

(۲) اس کو کسی حکم کی تعمیل پر آمادہ کرنے کے لیے اور کسی طریقہ کی پیروی سے روک دینے کے لیے صرف اتنی بات کافی ہو کہ اس چیز کا حکم یا اس چیز کی ممانعت رسولِ خدا سے ثابت ہے، اس کے سوا کسی دوسری دلیل پر اس کی اطاعت موقوف نہ ہو۔

(۳) رسولِ خدا کے سوا کسی کی مستقل بالذات پیشوائی و رہنمائی تسلیم نہ کرے، دوسرے انسانوں کی پیروی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے تحت ہو، نہ کہ ان سے آزاد۔

(۴) اپنی زندگی کے ہر معاملہ میں خدا کی کتاب اور اُس کے رسول کی سُنّت کو حجت اور سند اور مرجع قرار دے، جو خیال یا عقیدہ یا طریقہ کتاب و سُنت کے مطابق ہو اسے اختیار کرے، جو اس کے خلاف ہو اسے ترک کر دے، اور جو مسئلہ بھی حل طلب ہو اسے حل کرنے کے لیے اسی سرچشمۂ ہدایت کی طرف رجوع کرے۔

(۵) تمام عصبیتیں اپنے دل سے نکال دے خواہ وہ شخصی ہوں، یا خاندانی، یا قبائلی و نسلی، یا قومی و وطنی، یا فرقی و گروہی۔ کسی کی محبت یا عقیدت میں ایسا گرفتار نہ ہو کہ رسولِ خدا کے لائے ہوئے حق کی محبت و عقیدت پر وہ غالب آجائے یا اس کی مدمقابل بن جائے۔

(۶) رسولِ خدا کے سوا کسی انسان کو معیارِ حق نہ بنائے، کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے، کسی کی ذہنی غلامی میں مبتلا نہ ہو، ہر ایک کو خدا کے بنائے ہوئے اُسی معیارِ کامل پر جانچے اور پرکھے اور جو اس معیار کے لحاظ سے جس درجہ میں ہو اس کو اسی درجہ میں رکھے۔

(۷) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے کسی دوسرے انسان کا یہ منصب تسلیم نہ کرے کہ اس کو ماننے یا نہ ماننے پر آدمی کے کفر و ایمان کا فیصلہ ہو۔

نصب العین | دفعہ ۴۔ جماعت اسلامی پاکستان کا نصب العین اور اس کی تمام سعی و جہد کا مقصود عملاً اقامتِ دین (یعنی حکومت الٰہیہ یا اسلامی نظامِ زندگی کا قیام) اور حقیقتہً رضائے الٰہی اور فلاحِ اخروی کا حصول ہوگا۔

تشریح:۔ "الدین"، "حکومتِ الٰہیہ" اور "اسلامی نظامِ زندگی"، تینوں اس جماعت کی اصطلاح میں

ہم معنی الفاظ ہیں۔ قرآن مجید نے اپنے جس مفہوم کو بیان کرنے کے لیے "اقامت دین" کے الفاظ استعمال کیے ہیں اسی مفہوم کو یہ جماعت اپنی زبان میں "حکومت الٰہیہ یا اسلامی نظام زندگی کے قیام" سے ادا کرتی ہے۔ ان تینوں کا مطلب اس کے نزدیک ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ انسانی زندگی کے جس دائرے میں انسان کو اختیار حاصل ہے اس میں وہ برضا و رغبت اسی طرح اللہ کی تشریعی حکومت تسلیم کرے جس طرح دائرہ جبر میں کائنات کا ذرہ ذرہ چار و ناچار اس کی تکوینی حکومت تسلیم کر رہا ہے۔ اس تشریعی حکومت کے آگے سر جھکانے سے جو طریق زندگی رونما ہوتا ہے وہی "الدین" ہے، وہی "حکومت الٰہیہ" ہے اور وہی "اسلامی نظام زندگی" ہے۔

اقامت دین سے مقصود دین کے کسی خاص حصے کی اقامت نہیں ہے بلکہ پورے دین کی اقامت ہے خواہ اس کا تعلق انفرادی زندگی سے ہو یا اجتماعی زندگی سے، نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ سے ہو یا معیشت و معاشرت اور تمدن و سیاست سے۔ اسلام کا کوئی حصہ بھی غیر ضروری نہیں ہے۔ پورے کا پورا اسلام ضروری ہے۔ ایک مومن کا کام یہ ہے کہ اس پورے اسلام کو کسی تجزیہ و تقسیم کے بغیر قائم کرنے کی جدوجہد کرے۔ اس کے جس حصے کا تعلق افراد کی اپنی ذات سے ہے، ہر مومن کو اسے بطور خود اپنی زندگی میں قائم کرنا چاہیے، اور جس حصے کا قیام اجتماعی جدوجہد کے بغیر نہیں ہو سکتا، اہلِ ایمان کو مل کر اس کے لیے جماعتی نظم اور سعی کا اہتمام کرنا چاہیے۔

اگرچہ مومن کا اصل مقصد زندگی رضائے الٰہی کا حصول اور آخرت کی فلاح ہے، مگر اس مقصد کا حصول اس کے بغیر ممکن نہیں ہے کہ دنیا میں خدا کے دین کو قائم کرنے کی کوشش کی جائے، اس لیے مومن کا عملی نصب العین اقامت دین اور حقیقی نصب العین وہ رضائے الٰہی ہے جو اقامت دین کی سعی کے نتیجے میں حاصل ہو گی۔

شرائطِ رکنیت | **دفعہ ۵**۔ ہر عاقل و بالغ شخص (خواہ وہ عورت ہو یا مرد، اور خواہ وہ کسی ذات برادری یا نسل سے تعلق رکھتا ہو) اس جماعت کا رکن بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ:

(۱) جماعت کے عقیدے کو اس کی تشریح کے ساتھ سمجھ لینے کے بعد شہادت دے کہ یہی اس کا عقیدہ ہے۔

(۲) جماعت کے نصب العین کو اُس کی تشریح کے ساتھ سمجھ لینے کے بعد اقرار کرے کہ یہی اس کا اپنا نصب العین ہے۔

(۳) اس دستور کا مطالعہ کرنے کے بعد عہد کرے کہ وہ اس کے مطابق جماعت کے نظم کی پابندی کریگا

(۴) فرائض شرعی کا پابند ہو اور کبائر سے اجتناب کرتا ہو۔

(۵) کوئی ایسا ذریعۂ معاش نہ رکھتا ہو جو معصیت فاحشہ کی تعریف میں آتا ہو، مثلاً سود، شراب، زنا، رقص و سرود، شہادت زور، رشوت، خیانت، قمار وغیرہ۔

(۶) اگر اس کے قبضے میں ایسا مال یا جائداد ہو جو حرام طریقے سے آیا ہو، یا جس میں حق داروں کے تلف کردہ حقوق شامل ہوں تو اس سے دست بردار ہو جائے اور اہل حقوق کو ان کے حق پہنچا دے۔

تشریح:۔ یہ عمل صرف اس صورت میں کرنا ہو گا جب کہ حق دار بھی معلوم ہوں اور وہ مال بھی معلوم و متعین ہو جس میں اُن کا حق تلف ہوا ہے۔ بصورت دیگر توبہ اور آئندہ کے لیے طرز عمل کی اصلاح کافی ہوگی۔

(۷) کسی ایسی جماعت یا ادارے سے تعلق نہ رکھتا ہو جس کے اصول اور مقاصد جماعت اسلامی کے عقیدہ و نصب العین کے خلاف ہوں۔

طریقِ داخلہ **دفعہ ۶** - مذکورۂ بالا شرائط کے مطابق جماعت میں داخلہ کا طریقہ یہ ہو گا کہ امیدوارِ رکنیت، امیرِ جماعت یا اس کے مقرر کیے ہوئے کسی مجاز شخص کے سامنے اس بات کا اقرار کرے کہ

اوّلاً، اس نے جماعت کے عقیدے کو اس کی تشریح کے ساتھ اچھی طرح سمجھ لیا ہے اور اسے سمجھنے کے بعد اب وہ پورے احساس ذمہ داری کے ساتھ شہادت دیتا ہے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

ثانیاً، اُس نے جماعت کے نصب العین کو اُس کی تشریح کے ساتھ اچھی طرح سمجھ لیا ہے اور وہ اسے سمجھنے کے بعد اقرار کرتا ہے کہ دنیا میں اللہ کے دین کو قائم کرنا اس کی زندگی کا نصب العین ہے اور اسی نصب العین کے حصول کی سعی کے لیے وہ خالصتہً للہ جماعت اسلامی میں داخل ہو رہا ہے، اور اس کام میں اس کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کی رضا اور فلاح اخروی کے سوا اور کوئی مقصد نہیں ہے۔

ثالثاً، اس نے دستور جماعت کو بھی اچھی طرح سمجھ لیا ہے اور وہ عہد کرتا ہے کہ اس دستور کے مطابق وہ نظام جماعت کا پوری طرح پابند رہے گا۔

فرائض رکنیت دفعہ ۷۔ داخلۂ جماعت کے بعد جو تغیرات ہر رکن کو بتدریج اپنی زندگی میں کرنے ہونگے وہ یہ ہیں:۔

(۱) دین کا کم از کم اتنا علم حاصل کر لینا کہ اسلام اور جاہلیت (غیر اسلام) کا فرق معلوم ہو اور حدود اللہ سے واقفیت ہو جائے۔

(۲) تمام معاملات میں اپنے نقطۂ نظر، خیال اور عمل کو کتاب و سنت کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنا، اپنی زندگی کے مقصد، اپنی پسند اور قدر کے معیار، اور اپنی وفاداریوں کے محور کو تبدیل کر کے رضائے الٰہی کے موافق بنانا اور اپنی خودسری اور نفس پرستی کے بُت کو توڑ کر تابع امر رب بن جانا۔

(۳) اُن تمام رسوم جاہلیت سے اپنی زندگی کو پاک کرنا جو کتاب اللہ و سُنّت رسول اللہ کے خلاف ہوں، اور اپنے ظاہر و باطن کو احکام شریعت کے مطابق بنانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنا۔

(۴) اُن تعصبات اور دلچسپیوں سے اپنے قلب کو، اور اُن مشاغل اور جھگڑوں اور بحثوں سے اپنی زندگی کو پاک کرنا جن کی بنا نفسانیت یا دنیا پرستی پر ہو اور جن کی کوئی اہمیت دین میں نہ ہو۔

(۵) فساق و فجار اور خدا سے غافل لوگوں سے موالات اور مودت کے تعلقات منقطع کرنا اور صالحین سے ربط قائم کرنا۔

(۶) اپنے معاملات کو راستی، عدل، خدا ترسی، اور بے لاگ حق پرستی پر قائم کرنا۔

(۷) اپنی دوڑ دھوپ اور سعی و جہد کو اقامت دین کے نصب العین پر مرتکز کر دینا اور اپنی زندگی کی حقیقی ضرورتوں کے سوا ان تمام مصروفیتوں سے دست کش ہو جانا جو اس نصب العین کی طرف نہ لے جاتی ہوں۔

تشریح:۔ ضروری نہیں کہ یہ تغیرات تمام اشخاص میں کمال درجے پر ہوں، مگر ہر شخص کو اس باب میں اپنی تکمیل کی کوشش کرنی ہوگی۔ کیونکہ انہی تغیرات کے اعتبار سے ناقص یا کامل ہونے پر "جماعت اسلامی" میں آدمی کے مرتبے کا تعین ہوگا۔

دفعہ ۸۔ ہر رکن جماعت کے لیے لازم ہو گا کہ اپنے حلقۂ تعارف میں اور جہاں تک وہ پہنچ سکے بندگانِ خدا کے سامنے بالعموم جماعت کے عقیدے اور نصب العین (جس کی تشریح دفعہ ۳، ۴ میں کی گئی ہے) کو پیش کرے، جو لوگ اس عقیدے اور نصب العین کو قبول کریں انہیں اقامتِ دین کے لیے منظم جدوجہد کرنے پر آمادہ کرے اور جو لوگ جدوجہد کے لیے تیار ہوں انہیں جماعتِ اسلامی کے نظام میں شامل ہونے کی دعوت دے۔

تشریح:۔ اگر کوئی شخص جماعت کے نصب العین، پروگرام اور نظام سے اتفاق کا اظہار کرنے کے باوجود کسی وجہ سے رکنیت کی ذمہ داریاں اٹھانے کے لیے تیار نہ ہو تو اُس کو جماعت کے حلقۂ متفقین میں شامل ہونے کی ترغیب دی جائے تاکہ جس حد تک بھی اس کے لیے ممکن ہو وہ اقامتِ دین کی سعی میں جماعت کے ساتھ تعاون کرے۔

رکن خواتین کے فرائض | دفعہ ۹۔ جو عورتیں جماعتِ اسلامی میں داخل ہوں اُن پر اپنے دائرۂ عمل میں دفعہ ۷، ۸ کے تمام اجزاء کا اطلاق ہو گا۔ نیز رکن جماعت ہونے کی حیثیت سے ایک عورت کے فرائض حسبِ ذیل بھی ہونگے:۔

(۱) اپنے خاندان اور اپنے حلقۂ تعارف میں جماعت کے عقیدہ و نصب العین کی دعوت پہنچائے۔

(۲) اپنے شوہر، والدین، بھائی بہنوں اور خاندان کے دوسرے افراد کو بھی اس کی تبلیغ کرے۔

(۳) اپنے بچوں کے دلوں میں نورِ ایمان پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

(۴) اگر اُس کا شوہر یا بیٹے یا باپ اور بھائی جماعت میں داخل ہوں تو اپنی صابرانہ رفاقت سے ان کی ہمت افزائی کرے اور جماعت کے نصب العین کی خدمت میں حتی الامکان اُن کا ہاتھ بٹائے اور نزولِ مصائب کی صورت میں صبر و ثبات سے کام لے۔

(۵) اگر اس کا شوہر یا اس کے سرپرست جاہلیت میں مبتلا ہوں، حرام کماتے ہوں، یا معاصی کا ارتکاب کرتے ہوں تو صبر کے ساتھ ان کی اصلاح کے لیے ساعی رہے، ان کی حرام کمائی اور ان کی ضلالتوں سے محفوظ رہنے کی کوشش کرے اور ان کے ایسے احکام ماننے سے انکار کر دے جو معصیتِ خدا و

رسول کے مترادف ہوں۔

طریقِ کار | دفعہ ۱۰۔ جماعت کا مستقل طریقِ کار یہ ہوگا کہ :-

(۱) وہ کسی امر کا فیصلہ کرنے یا کوئی قدم اٹھانے سے پہلے یہ دیکھے گی کہ خدا اور رسول کی ہدایت کیا ہے، دوسری ساری باتوں کو ثانوی حیثیت سے صرف اُس حد تک پیش نظر رکھے گی جہاں تک اسلام میں اس کی گنجائش ہو گی۔

(۲) اپنے مقصد اور نصب العین کے حصول کے لیے جماعت کبھی ایسے ذرائع اور طریقوں کو استعمال نہیں کرے گی جو صداقت اور دیانت کے خلاف ہوں یا جن سے فساد فی الارض رونما ہو۔

(۳) جماعت اپنے پیش نظر اصلاح اور انقلاب کے لیے جمہوری اور آئینی طریقوں سے کام کرے گی، یعنی یہ کہ تبلیغ و تلقین اور اشاعت افکار کے ذریعہ سے ذہنوں اور سیرتوں کی اصلاح کی جائے اور رائے عام کو اُن تغیرات کے لیے ہموار کیا جائے جو جماعت کے پیش نظر ہیں۔

(۴) جماعت اپنے نصب العین کے حصول کی جدوجہد خفیہ تحریکوں کے طرز پر نہیں کرے گی بلکہ کھلم کھلا اور علانیہ کرے گی۔

جماعت میں فرقِ مراتب کا معیار | دفعہ ۱۱۔ اس جماعت میں آدمی کے درجہ و مرتبہ کا تعین اس کے حسب و نسب اور علمی استعداد اور مادی حالات کے لحاظ سے نہ ہوگا بلکہ اُس تعلق کے لحاظ سے ہوگا جو وہ اللہ اور اس کے رسول اور اس کے دین کے ساتھ رکھتا ہو، اور جماعت کو اس کے اس تعلق کا ثبوت اس کی اُن نفسی، جسمانی اور مادی قربانیوں سے ملے گا جو وہ اللہ کے دین کی راہ میں کرے گا۔

تشریح:۔ اس دفعہ کا مقصود ارکانِ جماعت کے سامنے وہ اصولی معیار پیش کرنا ہے جس کے لحاظ سے وہ اپنی جماعت کے کارکنوں کو جانچیں اور پرکھیں اور یہ رائے قائم کریں کہ اس جماعت کے نظام میں کس قسم کے لوگوں کو آگے اور کس قسم کے لوگوں کو پیچھے رہنا چاہیے۔ جہاں تک رکنیت کے حقوق کا تعلق ہے، اس میں تمام ارکانِ جماعت مساوی ہیں لیکن جہاں تک اخلاقی فضل و شرف کا، اور نظامِ جماعت میں رہنمائی و پیشروی اور ذمہ دارانہ مناصب کے استحقاق کا تعلق ہے اس کا فیصلہ کسی کی خاندانی وجاہت،

یا شہرت و ناموری، یا دولت و ثروت، یا علمی اسناد کی بنا پر نہ ہوگا، بلکہ اس بنیاد پر ہوگا کہ کون اللہ اور رسولؐ کے احکام کا زیادہ پابند ہے، دین کے فہم اور اس کے مطابق عمل میں زیادہ بڑھا ہوا ہے، تحریکِ اسلامی کے کام کو چلانے کی زیادہ اہلیت رکھتا ہے، اور اس جماعت کے نصب العین کی خاطر وقت، محنت، ذہانت اور مال کی بے دریغ قربانی کرنے والا ہے۔

جو لوگ دفعہ ۵ کے مطابق رکنیت کی لازمی شرطیں پوری کر دیں، مگر نہ تو دفعہ ۷ کے مطابق اپنی تکمیل کی کوئی خاص کوشش کریں، نہ جماعت کے کاموں میں کسی خاص سرگرمی کا اظہار کریں اور نہ اپنی حیثیت کے مطابق مال، وقت اور قوت اُس نصب العین کی راہ میں صرف کریں جس کے لیے یہ جماعت جد و جہد کر رہی ہے، وہ رکنِ جماعت تو رہ سکتے ہیں مگر اس کے اہل نہیں ہو سکتے کہ اس جماعت کے نظام میں ان کو پیش روی کا مقام دیا جائے یا ذمہ داری کے مناصب سونپے جائیں۔ ایسے کسی شخص کو اگر اس کی دوسری حیثیات کا لحاظ کر کے یہ مرتبہ دیا جائے گا تو وہ اس دستور کی خلاف ورزی سمجھا جائیگا۔

حصہ دوم

نظامِ جماعت کی نوعیت اور اسے چلانے والوں کے اوصاف

۱۔ نظامِ جماعت کی نوعیت | دفعہ ۱۲۔ جماعتِ اسلامی پاکستان کا نظام شورائی ہوگا۔ اور تنظیمی لحاظ سے مرکزی، حلقہ وار، ضلعی اور مقامی نظاموں پر مشتمل ہوگا۔ نیز حسبِ ضرورت دوسرے علاقائی نظام بھی بنائے جا سکیں گے۔

تشریح:۔ نظام کے شورائی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس جماعت میں امیر اور اہلِ شوریٰ کا عزل و نصب ارکانِ جماعت کی رائے سے ہوگا اور جماعت کے سارے کام اسلامی احکام کے مطابق مشورے سے چلائے جائیں گے۔

۲۔ امرائے جماعت کے اوصاف | دفعہ ۱۳۔ امیر (خواہ وہ مرکزی ہو یا ماتحت) کے انتخاب میں

تقرر میں حسب ذیل اوصاف کو مدِ نظر رکھا جائے گا :-

(۱) یہ کہ نہ وہ امارت کا خود امیدوار ہو اور نہ اُس سے کوئی ایسی بات ظہور میں آئی ہو جو یہ پتہ دیتی ہو کہ وہ امارت کا خود خواہشمند یا اس کے لیے کوشاں ہے۔

(۲) یہ کہ ارکانِ جماعت اس کے تقویٰ، علم کتاب وسنت، امانت و دیانت، دینی بصیرت، اصابتِ رائے، معاملہ فہمی، تدبّر، قوتِ فیصلہ اور راہِ خدا میں ثبات و استقامت پر اعتماد رکھتے ہوں۔

۳- ارکانِ مجلسِ شوریٰ کے اوصاف | دفعہ ۱۴- مجلسِ شوریٰ (خواہ وہ مرکزی ہو یا ماتحت) کی رکنیت کے لیے کسی شخص کے انتخاب میں حسب ذیل اوصاف کو مدِ نظر رکھا جائے گا :-

(۱) یہ کہ نہ وہ مجلس کی رکنیت کا خود امیدوار ہو اور نہ اُس سے کوئی ایسی بات ظہور میں آئی ہو جو یہ پتہ دیتی ہو کہ وہ رکنیت کا خواہش مند یا اس کے لیے کوشاں ہے۔

(۲) یہ کہ وہ علم و تقویٰ، امانت و دیانت، فہم و بصیرت، خدا کی راہ میں ثبات و استقامت اور دعوت کے سلسلے میں خدمات کے لحاظ سے قابلِ اعتماد اور عام ارکان سے ممتاز ہو۔

حصہ سوم

مرکزی نظام

۱- امیرِ جماعت

حیثیت | دفعہ ۱۵- اس جماعت کا ایک امیر ہوگا جس کی حیثیت "امیر المومنین" (باصطلاحِ معروف) کی نہ ہوگی بلکہ صرف اُس جماعت کے امیر کی ہوگی۔ جماعت کے ارکان اس کی اطاعت فی المعروف کے پابند ہوں گے

دفعہ ۱۶- جماعت کی دعوت اپنے عقیدہ اور نصب العین کی طرف ہوگی نہ کہ اپنے امیر کی شخصیت اور امارت کی طرف۔

تقرر | دفعہ ۱۷- (۱) امیرِ جماعت کا تقرر ارکانِ جماعت بلاواسطہ انتخاب کے ذریعہ سے کریں گے

اور اس انتخاب میں آراء کی مجرد اکثریت فیصلہ کن ہو گی۔

(۲) امیر جماعت کا انتخاب بیک وقت پانچ سال کے لیے ہو گا اور ارکان جماعت چاہیں تو ایک ہی شخص کو بار بار منتخب کر سکیں گے۔

(۳) ضروری ہو گا کہ ایک امیر کی مدت ختم ہونے سے پہلے امارت کا نیا انتخاب ہو جائے۔

دفعہ ۱۸۔ اگر کسی وقت امارت کا منصب امیر کے استعفاء، معزولی یا کسی اور وجہ سے خالی ہو جائے اور ارکان جماعت سے نئے امیر کا فوری انتخاب کروانا ممکن نہ ہو تو جماعت کی مرکزی مجلس شوریٰ عارضی طور پر ایک امیر کا انتخاب کرے گی۔ اس انتخاب میں ارکان شوریٰ کی مجرد اکثریت فیصلہ کن ہو گی۔ یہ عارضی انتظام زیادہ سے زیادہ چھ مہینے کے لیے ہو گا، اور اس مدت کے گذرنے سے پہلے ضروری ہو گا کہ ارکان جماعت سے نئے امیر کا انتخاب کرایا جائے۔

دفعہ ۱۹۔ (۱) امیر جماعت کو اختیار ہو گا کہ اگر عارضی طور پر اپنے فرائض سے سبکدوش ہونا اس کے لیے ناگزیر ہو تو وہ مرکزی مجلس شوریٰ کے ارکان میں سے کسی کو اپنا قائم مقام مقرر کر دے۔

(۲) اس تقرر کی میعاد ایک سال سے زائد نہ ہو گی۔ اور تین ماہ سے زائد ہونے کی صورت میں اس کے لیے مرکزی مجلس شوریٰ کی توثیق ضروری ہو گی۔

حلف | دفعہ ۲۰۔ (۱) امارت کی ذمہ داری سنبھالنے سے پہلے امیر جماعت کے لیے (خواہ وہ عارضی ہو یا مستقل یا قائم مقام) وہ حلف امارت اٹھانا لازم ہو گا جو اس دستور کے ضمیمہ نمبر ۱ میں درج کیا گیا ہے۔ یہ حلف یا تو ارکان کے اجتماع عام میں اٹھایا جائے گا یا مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں۔

(۲) اگر ارکان کا اجتماع عام یا مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس نہ ہو رہا ہو تو دفعہ ۱۹ مذکورۂ بالا کے تحت امیر جماعت کا مقرر کردہ قائم مقام فوری طور پر اپنی ذمہ داریاں سنبھال لے گا، اور مجلس شوریٰ کے آئندہ اجلاس میں حلف امارت اٹھائے گا۔

فرائض | دفعہ ۲۱۔ جماعت کی رکنیت کے عام فرائض اور ذمہ داریوں کے علاوہ امیر جماعت کے لیے لازم ہو گا کہ:

(۱) خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و وفاداری کو ہر چیز پر مقدم رکھے۔

(۲) جماعت کے مقصد اور نصب العین کی دل و جان سے خدمت کو اپنا اولین فرض سمجھے۔

(۳) ہمیشہ اپنی مجلس شوریٰ کے مشورے سے کام کرے۔

تشریح:۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ امیر مجلس شوریٰ کے مشورے کے بغیر کوئی کام بھی نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اُن تمام اہم معاملات میں جو مختلف فیہ ہو سکتے ہوں یا جن کا جماعت کی پالیسی اور اس کے نظم پر خاص اثر پڑ سکتا ہو، وہ مجلس شوریٰ کے مشورے سے کام کرے گا ——— روزمرہ کے معاملات اور امارت کے عام فرائض اس پابندی سے مستثنیٰ ہوں گے اور اُن میں کسی مشورے کی ضرورت نہ ہو گی۔ خاص مسائل (مثلاً علمی، فنی، معاشی وغیرہ) میں بھی مجلس شوریٰ کے تمام ارکان سے مشورے کی ضرورت نہ ہو گی بلکہ ان لوگوں سے مشورہ کر لینا کافی ہو گا جو مسئلۂ متعلقہ میں بصیرت رکھتے ہوں، خواہ وہ مجلس شوریٰ کے رکن ہوں یا نہ ہوں۔ نیز جو معاملات پوری جماعت سے متعلق ہوں اُن میں بھی اگر کوئی فوری قدم اٹھانے کی ضرورت پیش آ جائے اور پوری مجلس شوریٰ سے رائے لینا ممکن نہ ہو تو امیر مجلس شوریٰ کے جن ارکان سے بھی بروقت رائے لے سکتا ہو ان سے مشورہ کر کے قدم اٹھا سکتا ہے۔

(۴) وہ اپنی ذات اور ذاتی فائدوں پر جماعت کے مفاد اور اُس کے کام کی ذمہ داریوں کو ترجیح دے۔

(۵) ارکان جماعت کے درمیان ہمیشہ عدل اور دیانت سے حکم کرے۔

(۶) جو امانتیں جماعت کی طرف سے اس کے سپرد کی جائیں اُن کی پوری پوری حفاظت کرے۔

(۷) اس دستور کا خود پابند رہے اور اس کے مطابق نظم جماعت کو قائم رکھنے کی پوری کوشش کرے۔

اختیارات | دفعہ ۲۲ - امیر جماعت کے اختیارات حسب ذیل ہوں گے جن کو وہ براہِ راست یا اپنے ماتحت کارکنوں کی وساطت سے استعمال کر سکے گا:

(۱) جماعت کے جملہ انتظامی معاملات کی انجام دہی اور اس کی املاک پر جماعت کے مفاد میں تصرف الّا یہ کہ اس سلسلہ میں جماعت اس کے کسی اختیار کو بہ صراحت محدود کر دے۔

(۲) جماعت میں ارکان کا داخلہ (دفعہ ۶) اور اس سے ان کی علیحدگی (دفعہ ۷،

(۳) کسی ماتحت جماعت کو معطل کرنا یا توڑ دینا (دفعہ ۷۷)

(۴) ماتحت امراء کا تقرر (دفعہ ۴۰، ۴۴، ۵۴، ۶۹) اور ان کی معزولی (دفعہ ۷۳)

(۵) قیّم جماعت اور اس کے ماتحت مرکزی شعبوں کے ناظمین کا تقرر اور برخاستگی (دفعہ ۳۵، ۳۶، ۳۷)

(۶) جماعت کے بیت المال سے جماعتی کاموں پر خرچ کرنا۔

(۷) مجلس شوریٰ کی میعاد میں توسیع (دفعہ ۲۶)

(۸) مجلس شوریٰ کے ارکان کے علاوہ کسی دوسرے شخص یا اشخاص کو مجلس کے اجلاس میں شریک کرنا (دفعہ ۳

۲- مرکزی مجلس شوریٰ

ترکیب | دفعہ ۲۳- امیر جماعت کی امداد اور مشورے کے لیے ایک مجلس شوریٰ ہوگی جو ارکان جماعت کی منتخب کردہ ہوگی، اور اس مجلس کا نام "مرکزی مجلس شوریٰ" یا "مجلس شوریٰ جماعت اسلامی پاکستان" ہوگا۔

دفعہ ۲۴- (۱) مرکزی مجلس شوریٰ کے منتخب ارکان کی کل تعداد بیس ہوگی جن میں سے سترہ کو تنظیمی حلقوں کے ارکان جماعت علاقائی بنیاد پر منتخب کریں گے، اور تین کو تمام ارکان جماعت غیر علاقائی بنیاد پر منتخب کریں گے۔ امیر جماعت اور قیّم جماعت بربنائے عہدہ اس مجلس کے صدر اور معتمد ہونگے اس لیے ان کو رکن شوریٰ منتخب کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

(۲) ارکان مجلس شوریٰ کے انتخاب کا طریقہ اور مختلف تنظیمی حلقوں کے لیے علاقائی نشستوں کی تعداد امیر جماعت مجلس شوریٰ کے مشورے سے مقرر کرے گا۔

(۳) اگر مجلس شوریٰ میں کوئی نشست خالی ہو جائے تو اس کو چھ مہینے کے اندر پُر کرنا ضروری ہوگا۔

افتتاحی اجلاس | دفعہ ۲۵- مرکزی مجلس شوریٰ کے ارکان کا انتخاب مکمل ہو جانے کے بعد دو ماہ کے اندر اندر امیر جماعت اس مجلس کا افتتاحی اجلاس طلب کرے گا جس میں تمام ارکان مجلس فرداً فرداً امیر جماعت کے روبرو رکنیت شوریٰ کا حلف اٹھائیں گے جو اس دستور کے ضمیمہ نمبر ۲ میں درج ہے۔ اس کے بعد امیر جماعت انہیں اُن کے فرائض اور ذمہ داریوں سے، نیز جماعت کے موجود الوقت حالات سے آگاہ کرے گا

میعاد | دفعہ ۲۶ - (۱) مرکزی مجلس شوریٰ کے ارکان کا انتخاب تین سال کے لیے ہوگا۔

(۲) اگر کبھی غیر معمولی حالات کی وجہ سے نئی مجلس شوریٰ کا بروقت انتخاب مشکل ہو جائے تو امیر جماعت کو اختیار ہوگا کہ جماعت کے تنظیمی حلقوں اور اضلاع کے امراء کے مشورے سے موجود الوقت مجلس شوریٰ کی میعاد میں ایک سال تک کا اضافہ کر دے۔

معمولی اور غیر معمولی اجلاس | دفعہ ۲۷ (۱) مرکزی مجلس شوریٰ معمولاً سال میں ایک مرتبہ جمع ہوا کرے گی۔ اس معمولی اجلاس میں جماعت کی سالانہ رپورٹ اور میزانیہ پیش ہوں گے، جماعت کے سال بھر کے کام کا جائزہ لیا جائے گا اور آئندہ سال کے لیے پروگرام مرتب کیا جائے گا۔

(۲) مرکزی مجلس شوریٰ کے دو معمولی اجلاسوں میں پندرہ ماہ سے زیادہ کا وقفہ نہیں ہوگا۔

دفعہ ۲۸ - (۱) مرکزی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس امیر جماعت ہر وقت طلب کر سکے گا۔

(۲) مرکزی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس حسب ذیل صورتوں میں لازماً طلب کیا جائیگا:

ا- جبکہ اس مجلس کے کم از کم پانچ ارکان اس کے انعقاد کا امیر جماعت سے تحریری مطالبہ کریں۔

ب- جبکہ امیر جماعت کا منصب خالی ہو جائے اور کوئی قائم مقام یا عارضی امیر موجود نہ ہو۔ اس صورت میں جماعت کا مرکزی شعبۂ تنظیم اس کو طلب کرنے کا مجاز ہوگا۔

دفعہ ۲۹ - مرکزی مجلس شوریٰ اپنے اجلاس کی کارروائی کے لیے قواعد و ضوابط خود وضع کریگی۔

اجلاس میں غیر ارکان شوریٰ کی شرکت | دفعہ ۳۰ - اگر امیر جماعت کسی خاص مسئلے کے متعلق اس کی ضرورت محسوس کرے کہ اس میں مجلس شوریٰ کے ارکان کے علاوہ کسی دوسرے شخص یا اشخاص کو بھی شریک مشورہ کیا جائے تو وہ اس شخص یا ان اشخاص کو بھی شریک اجلاس کر سکتا ہے لیکن مسئلے کا فیصلہ صرف ارکان مجلس کی رائے سے ہوگا۔

حاضری کا نصاب | دفعہ ۳۱ - مرکزی مجلس شوریٰ کا نصاب اس کے ارکان کی نصف تعداد پر مشتمل ہوگا لیکن اگر کوئی اجلاس نصاب پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑے تو پھر اس کے بعد دوسرے اجلاس کے لیے کوئی نصاب نہ ہوگا۔

نزاعی امور کے فیصلے کا طریقہ	دفعہ ۳۲ - (۱) مرکزی مجلس شوریٰ کی کارروائیوں میں بالعموم

اتفاق رائے سے فیصلے کیے جائیں گے۔

(۲) اگر کسی خاص مسئلے میں امیر جماعت اور مجلس شوریٰ یا اس کی اکثریت کے درمیان اختلاف ہو جائے اور دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے کی رائے کے مقابلہ میں اپنی رائے سے دستبردار ہونے کے لیے تیار نہ ہو تو فیصلہ کی صورت یہ ہوگی:-

(ا) تدابیر اور مصالح کے معاملے میں امیر بالعموم مجلس شوریٰ یا اس کی اکثریت کی رائے قبول کرے گا۔

(ب) خالص شرعی امور میں جن کا تعلق اجتہاد یا تعبیر نصوص سے ہو مجلس شوریٰ بالعموم امیر کی رائے قبول کرے گی۔

(ج) اگر ضمن (الف) سے تعلق رکھنے والے کسی معاملہ میں امیر کے لیے مجلس شوریٰ یا اس کی اکثریت کی رائے ناقابل قبول ہو تو ارکان جماعت سے استصواب کیا جائے گا اور ان کی کثرت رائے پر فیصلہ ہوگا۔

(د) اگر ضمن (ب) سے تعلق رکھنے والے کسی مسئلے میں مجلس شوریٰ یا اس کی اکثریت کے لیے امیر کا فیصلہ ناقابل قبول ہو تو جماعت کے اندر جس قدر اہل علم موجود ہوں ان سب کو جمع کر کے ان کی کثرت رائے سے اس مسئلے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اس غرض کے لیے اہل علم کی ایک فہرست ہر مقام یا علاقے کی جماعت سے طلب کر کے مرکز میں مہیا رکھی جائے گی۔

فرائض	دفعہ ۳۳ - مرکزی مجلس شوریٰ کا بحیثیت مجموعی اور اس کے ارکان کا فرداً فرداً فرض ہوگا کہ

(۱) وہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و وفاداری کو ہر چیز پر مقدم رکھیں۔

(۲) وہ امیر جماعت اور خود اپنے آپ پر ہمیشہ نگاہ رکھیں کہ وہ جماعت کے عقیدہ پر قائم، اس کے نصب العین سے وابستہ اور صحیح اسلامی طریق کار کے پابند ہیں۔

(۳) مجلس کے اجلاسوں میں پابندی کے ساتھ شریک ہوں۔

(۴) ہر معاملہ میں اپنے علم اور ایمان و ضمیر کے مطابق اپنی حقیقی رائے کا صاف صاف اظہار کریں۔

(۵) جماعت کے اندر مستقل پارٹیاں اور بلاک بنانے سے محترز رہیں اور اگر مجلس شوریٰ یا جماعت

ہیں کوئی شخص اس کی کوشش کرتا نظر آئے تو اس کی ہمت افزائی کرنے یا اُس سے تغافل برتنے کے بجائے اس کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں۔

(۶) جماعت اور اس کے کام میں جہاں کوئی خرابی محسوس ہو اُسے دُور کرنے کی کوشش کریں۔

اختیارات | دفعہ ۳۴- مرکزی مجلس شوریٰ کے اختیارات یہ ہونگے:-

(۱) امیر جماعت کسی اہم جماعتی معاملے کا فیصلہ اس کے مشورے کے بغیر نہیں کر سکتا، باستثناء اُن اُمور کے جن کو دفعہ ۲۱ ضمن (۳) کی تشریح میں بیان کر دیا گیا ہے۔

(۲) اگر امیر جماعت مجلس کے ٹوکنے کے باوجود کسی نصِ صریح کی خلاف ورزی پر اصرار کرے، یا تدابیر میں کوئی ایسی غلط روش اختیار کرے جس سے تحریک اسلامی یا جماعت کے نظم کو شدید نقصان پہنچنے کا احتمال ہو، تو یہ مجلس امیر پر عدمِ اعتماد کی تجویز پاس کر سکتی ہے۔ اور اس کا طریق کار وہ ہوگا جو دفعہ ۲۷ میں بیان کیا گیا ہے۔

(۳) جماعت کی امارت کا منصب خالی ہو جانے کی صورت میں عارضی امیر کا تقرر مجلس شوریٰ کرے گی (دفعہ ۱۸)۔

(۴) مجلس شوریٰ کے ہر رکن کو مجلس کے اجلاسوں میں سوال، بحث، تنقید، محاسبہ اور آزادانہ اظہارِ رائے کا حق حاصل ہوگا۔

۳- قیّم جماعت

تقرر | دفعہ ۳۵- جماعت کا ایک قیّم ہوگا جسے امیرِ جماعت مرکزی مجلس شوریٰ کے مشورے سے مقرر کرے گا۔

فرائض | دفعہ ۳۶- (۱) قیّم جماعت جماعت کے تمام مرکزی شعبوں کا نگراں اور انہیں اطمینان بخش طریق پر چلانے کا ذمہ دار ہوگا اور اس بارے میں امیر جماعت کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

(۲) جماعت کے شعبۂ تنظیم کے بارے میں قیّم جماعت کے فرائض یہ ہوں گے:-

(۱) جماعت کے نظام کو ٹھیک ٹھیک قائم رکھے، تمام ماتحت جماعتوں پر نگاہ رکھے اور انہیں

اور ان کے کارکنوں اور ارکان کو تحریک اسلامی کی خدمت کے لیے اُکساتا رہے۔

(ب) ماتحت کارکنوں، جماعتوں اور ارکان سے حتی الامکان مسلسل ربط رکھے اُن کی کارروائیوں سے باخبر رہے اور امیر جماعت کو جماعت کے جملہ حالات سے باخبر رکھے۔

برخاستگی | دفعہ ۳۷۔ قیم جماعت اسی وقت تک اپنے منصب پر قائم رہ سکے گا جب تک کہ امیر جماعت اس کے کام سے مطمئن رہے، مگر اس کی برخاستگی بھی اس کے تقرر کی طرح مجلس شوریٰ کے مشورے سے ہوگی۔

حصہ چہارم

تنظیمی حلقے

۱۔ حدود اور نظام

دفعہ ۳۸ (۱) جماعتی تنظیم کے لیے تنظیمی حلقوں کے حدود مرکزی مجلس شوریٰ کے مشورے سے امیر جماعت مقرر کرے گا۔

(۲) ان حلقوں کا نظام امیر حلقہ، حلقہ کی مجلس شوریٰ اور قیم حلقہ پر مشتمل ہوگا، الا یہ کہ مقامی حالات عارضی طور پر کسی دوسرے انتظام کے متقاضی ہوں۔

امارتِ حلقہ | دفعہ ۳۹۔ ہر تنظیمی حلقے کا ذمہ دار ایک امیر ہوگا جو امیر حلقہ کہلائے گا، اور اس کی حیثیت اپنے حلقے میں امیر جماعت کے نائب کی ہوگی۔

تقرر | دفعہ ۴۰۔ امیر حلقے کا تقرر امیر جماعت کرے گا اور اس تقرر میں وہ اس امر کو پیش نظر رکھے گا کہ مجوزہ امیر حلقہ اپنے حلقہ کی حد تک اُن اوصاف کا زیادہ سے زیادہ حامل ہے جو اس دستور کی دفعہ ۱۳ میں مذکور ہیں۔

حلف | دفعہ ۴۱۔ امیر حلقہ اپنے منصب کی ذمہ داری سنبھالنے سے پہلے امیر جماعت، یا

اُس کے مقرر کردہ شخص یا اشخاص کے روبرو حلفِ امارت اٹھائے گا جو اس دستور کے ضمیمہ نمبر ۱ میں درج ہے۔

فرائض و اختیارات | دفعہ ۴۲ (۱) امیر حلقہ کے فرائض اپنے حلقہ میں بنیادی طور پر وہی ہونگے جو امیر جماعت پوری جماعت کے سلسلے میں انجام دیتا ہے (دفعہ ۲۱)۔

(۲) امیر حلقہ کے تفصیلی فرائض اور اختیارات کا تعین امیر جماعت کرے گا۔

۳۔ حلقہ کی مجلسِ شوریٰ

ترکیب اور میعاد | دفعہ ۴۳ ۔(۱) ہر حلقے کی مجلس شوریٰ ارکان حلقہ کی منتخب کردہ ہوگی۔

(۲) ارکان مجلس کی تعداد امیر حلقہ ارکان حلقہ کے مشورے سے مقرر کرے گا۔

(۳) ارکان مجلس کا انتخاب دو سال کے لیے ہوگا۔

دفعہ ۴۴ ۔ امیرِ حلقہ اور قیم حلقہ بربنائے عہدہ اپنے حلقے کی مجلس شوریٰ کے صدر اور معتمد ہونگے اس لیے ان کو اس مجلس کا رکن منتخب کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

افتتاحی اجلاس | دفعہ ۴۵ ۔حلقہ کی مجلس شوریٰ کا انتخاب مکمل ہوجانے کے بعد امیر حلقہ ایک مہینے کے اندر اندر مجلس کا افتتاحی اجلاس بلائے گا جس میں تمام ارکان شوریٰ فرداً فرداً امیر حلقہ کے روبرو رکنیت شوریٰ کا حلف اٹھائیں گے جو اس دستور کے ضمیمہ نمبر ۱ میں درج ہے۔ اس کے بعد امیر حلقہ انہیں ان کے فرائض اور ذمہ داریوں سے اور حلقہ میں جماعت کے موجود الوقت حالات سے آگاہ کرے گا۔

امیر حلقہ اور اس کی مجلس شوریٰ کا باہمی تعلق | دفعہ ۴۶ (۱) امیر حلقہ روزمرہ کے معاملات کے سوا تمام اہم معاملات حلقہ کی مجلس شوریٰ کے مشورے سے طے کرے گا۔

(۲) امیر حلقہ اور اس کی مجلس شوریٰ میں نزاع پیدا ہوجانے کی صورت میں امیر جماعت کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

اجلاس | دفعہ ۴۷ ۔حلقہ کی مجلس شوریٰ کے غیر معمولی اجلاس سال میں دو مرتبہ ہوا کریں گے۔

دفعہ ۴۸ ۔ حلقے کی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس حسب ذیل صورتوں میں ہر وقت بلایا جاسکے گا:

الف ۔ امیر حلقہ اس کی ضرورت محسوس کرے۔

ب - حلقے کی مجلس شوریٰ کے کم از کم دو ارکان اس کا تحریری مطالبہ کریں۔

ج - امیر حلقہ کے موجود نہ ہونے کی صورت میں حلقے کا شعبۂ تنظیم اس کی ضرورت محسوس کرے۔

د - امیر جماعت اسے منعقد کرنے کا حکم دے۔

فرائض و اختیارات | دفعہ ۴۹ - حلقے کی مجلس شوریٰ اور اس کے ارکان کے اپنے حلقہ میں ویسے ہی فرائض اور اختیارات ہوں گے جیسے مرکزی مجلس شوریٰ اور اس کے ارکان کے پوری جماعت کے نظام میں ہیں (دفعہ ۴۳، ۴۴) اِلّا ان معاملات کے جن کی تصریح دستور کی کسی دفعہ میں موجود ہو۔

۴ - قیم حلقہ

تقرر اور برخاستگی | دفعہ ۵۰ - قیم حلقہ کا تقرر امیر حلقہ اپنی مجلس شوریٰ کے مشورے سے کرے گا، اور وہ اسی وقت تک اس منصب پر قائم رہ سکے گا جب تک کہ امیر حلقہ اس کے کام سے مطمئن رہے۔

فرائض | دفعہ ۵۱ - قیم حلقہ اپنے حلقہ میں وہی فرائض انجام دے گا جو قیم جماعت کے فرائض پوری جماعت کے لیے دفعہ ۴۶ میں درج ہیں۔

حصہ پنجم

تنظیمی اضلاع

۱ - حدود اور نظام

دفعہ ۵۲ (۱) جماعتی تنظیم کے لیے اضلاع کے حدود امیر جماعت مقرر کرے گا۔

(۲) ان اضلاع کا نظام امیر ضلع، ضلعی مجلس شوریٰ اور قیم ضلع پر مشتمل ہو گا، اِلّا یہ کہ مقامی حالات عارضی طور پر کسی دوسرے انتظام کے متقاضی ہوں۔

۲ - امارت ضلع

حیثیت | دفعہ ۵۳ - ہر تنظیمی ضلع کا ذمہ دار ایک امیر ہو گا جو امیر ضلع کہلائے گا اور اس کی حیثیت اپنے ضلع میں امیر حلقہ کے نائب کی ہو گی۔

تقرر | دفعہ ۵۴ - امیر ضلع کا تقرر امیر حلقہ امیر جماعت کی منظوری سے کرے گا۔ اس تقرر میں اس امر کو پیش نظر رکھا جائے گا کہ مجوزہ امیر ضلع اپنے ضلع کی حد تک ان اوصاف کا زیادہ سے زیادہ حامل ہے جو اس دستور کی دفعہ ۱۳ میں مذکور ہیں۔

حلف | دفعہ ۵۵ - امیر ضلع اپنے منصب کی ذمہ داری سنبھالنے سے پہلے امیر حلقہ یا اس کے مقرر کردہ شخص یا اشخاص کے روبرو حلف امارت اٹھائے گا جو اس دستور کے ضمیمہ نمبر ۱ میں درج ہے۔

فرائض و اختیارات | دفعہ ۵۶ - (۱) امیر ضلع اپنے ضلع میں پورے جماعتی نظم کا ذمہ دار ہوگا اور اس کے فرائض اپنے ضلع میں بنیادی طور پر وہی ہونگے جو امیر حلقہ اپنے حلقہ میں انجام دیتا ہے (دفعہ ۴۲)

(۲) امیر ضلع کے تفصیلی فرائض اور اختیارات کا تعین امیر جماعت کرے گا۔

۳ - ضلعی مجلس شوریٰ

ترکیب اور میعاد | دفعہ ۵۷ - ضلعی مجالس شوریٰ انہی اضلاع میں قائم کی جائیں گی جن میں ارکان جماعت کی تعداد کم از کم بیس یا مقامی جماعتوں کی تعداد کم از کم پانچ ہو۔

دفعہ ۵۸ (۱) ضلع کی مجلس شوریٰ ارکان ضلع کی منتخب کردہ ہوگی۔

(۲) ارکان مجلس کی تعداد امیر ضلع ارکان ضلع کے مشورے سے مقرر کرے گا۔

(۳) ارکان مجلس کا انتخاب ایک سال کے لیے ہوگا۔

دفعہ ۵۹ - امیر ضلع اور قیم ضلع اپنے ضلع کی مجلس شوریٰ کے بربنائے عہدہ صدر اور معتمد ہونگے اس لئے ان کو اس مجلس کا رکن منتخب کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

افتتاحی اجلاس | دفعہ ۶۰ - ضلع کی مجلس شوریٰ کا انتخاب مکمل ہو جانے کے بعد امیر ضلع ایک مہینے کے اندر اندر مجلس کا افتتاحی اجلاس بلائے گا جس میں تمام ارکان شوریٰ فرداً فرداً امیر ضلع کے روبرو رکنیت شوریٰ کا حلف اٹھائیں گے جو اس دستور کے ضمیمہ نمبر ۲ میں درج ہے۔ اس کے بعد امیر ضلع انہیں ان کے فرائض اور ذمہ داریوں اور ضلع میں جماعت کے موجود الوقت حالات سے آگاہ کریگا۔

امیر ضلع اور اس کی مجلس شوریٰ کا باہمی تعلق | دفعہ ۶۱ - (۱) ضلع میں مجلس شوریٰ قائم ہونے کی صورت

میں امیر ضلع روزمرہ کے معاملات کے سوا تمام اہم معاملات اپنی مجلس شوریٰ کے مشورے سے طے کریگا۔

(۳) ضلعی امیر اور مجلس شوریٰ میں نزاع پیدا ہو جانے کی صورت میں امیر حلقہ کی طرف رجوع کیا جائیگا اور اگر وہاں بھی یہ نزاع رفع نہ ہو سکے تو امیر جماعت کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

اجلاس | دفعہ ۶۲۔ ضلعی مجلس شوریٰ کے معمولی اجلاس سال میں ۳ مرتبہ ہوا کریں گے۔

دفعہ ۶۳۔ ضلع کی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس حسب ذیل صورتوں میں ہر وقت بلایا جاسکیگا:

الف۔ امیر ضلع اس کی ضرورت محسوس کرے۔

ب۔ ضلع کی مجلس شوریٰ کے کم ازکم دو ارکان اس کا تحریری مطالبہ کریں۔

ج۔ امیر ضلع کے موجود نہ ہونے کی صورت میں ضلع کا شعبۂ تنظیم اس کی ضرورت محسوس کرے۔

د۔ امیر حلقہ یا امیر جماعت اسے منعقد کرنے کا حکم دے۔

فرائض و اختیارات | دفعہ ۶۴۔ ضلعی مجلس شوریٰ اور اس کے ارکان کے اپنے ضلع میں ویسے ہی فرائض اور اختیارات ہوں گے جیسے حلقہ کی مجلس شوریٰ اور اس کے ارکان کے اپنے حلقہ میں ہیں (دفعہ ۴۹)۔

۴۔ قیّم ضلع

تقرر | دفعہ ۶۵۔ قیّم ضلع کا تقرر انہی اضلاع میں ضروری ہوگا جن میں ضلعی مجلس شوریٰ قائم ہو۔ یہ تقرر امیر ضلع اپنی مجلس شوریٰ کے مشورے سے کرے گا۔

فرائض | دفعہ ۶۶۔ قیّم ضلع اپنے ضلع کی حد تک وہی فرائض انجام دے گا جو قیّم حلقہ اپنے حلقہ میں انجام دیتا ہے (دفعہ ۵۱)

برخاستگی | دفعہ ۶۷۔ قیّم ضلع اسی وقت تک اپنے منصب پر قائم رہ سکے گا جب تک امیر ضلع اس کے کام سے مطمئن رہے۔

حصہ ششم
مقامی نظام

دفعہ ۶۸۔ (۱) جس مقام پر ایک سے زیادہ ارکان جماعت موجود ہوں وہاں مقامی جماعت

قائم کی جائے گی

(۲) اگر کسی مقام پر صرف ایک رکن ہو تو وہ اپنے ضلع کے امیر سے تعلق پیدا کرے گا اور اس کی نگرانی و رہنمائی میں کام کرے گا۔

دفعہ ۶۹۔ (۱) ہر مقامی جماعت کے ارکان اپنے میں سے اہل تر آدمی کو امارت کے منصب کے لیے منتخب کر کے اس کی منظوری بوساطت امرائے بالا امیر جماعت سے حاصل کریں گے۔

(۲) مقامی امیر اپنے منصب کی ذمہ داری سنبھالنے سے پہلے اپنی جماعت کے اجتماع میں حلفِ امارت اٹھائے گا جو اس دستور کے ضمیمہ نمبر ۱ میں درج ہے

دفعہ ۷۰۔ اگر کسی مقامی جماعت کا امیر ضرورت محسوس کرے تو وہ اپنی جماعت کے مشورے سے مجلس شوریٰ قائم کر سکتا ہے۔

حصہ ہفتم

خواتین کی تنظیم

دفعہ ۷۱۔ خواتین کی تنظیم کے متعلق امیر جماعت کو اختیار ہو گا کہ وہ مرکزی مجلس شوریٰ کے مشورے سے ایک مناسب نظام تجویز کرے اور اس میں حسب ضرورت ردّ و بدل کرتا رہے۔

حصہ ہشتم

جماعتی مناصب سے معزولی

۱۔ امیرِ جماعت کی معزولی

دفعہ ۷۲۔ (۱) جماعت حسب ذیل صورتوں میں امیرِ جماعت کو معزول کر دینے کی مجاز ہو گی:

و۔ جبکہ وہ کسی نص صریح کی خلاف ورزی پر اصرار کرے۔

ب۔ جبکہ وہ تدابیر میں ایسی غلط روش اختیار کرے جس سے تحریکِ اسلامی، یا جماعت کے نظم کو شدید نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔

(۲) امیرِ جماعت کی معزولی کے لیے طریقِ کار یہ ہوگا:۔

و۔ اگر مجلسِ شوریٰ کی اکثریت امیر کے خلاف تحریکِ عدمِ اعتماد پاس کر دے تو ایک مہینے کے اندر پورا معاملہ، مجلسِ شوریٰ کے الزام اور امیرِ جماعت کے جواب سمیت، عام ارکانِ جماعت کے سامنے بغرضِ استصواب پیش کر دیا جائے گا، پھر اگر ارکانِ جماعت کی اکثریت مجلسِ شوریٰ کی تجویزِ عدمِ اعتماد کے حق میں رائے دے تو امیر معزول ہو جائے گا، اور اگر ارکان کی اکثریت امیرِ جماعت کے حق میں رائے دے تو مجلسِ شوریٰ معزول ہو جائے گی۔

ب۔ اگر عام ارکانِ جماعت میں سے کوئی رکن امیرِ جماعت کے خلاف عدمِ اعتماد کی تحریک پیش کرنا چاہے تو وہ اپنی تحریک وجوہ و دلائل کے ساتھ اپنے ضلع کے امیرِ جماعت کی وساطت سے اپنے حلقے کی مجلسِ شوریٰ میں پیش کرائے۔ حلقے کی مجلسِ شوریٰ کی اکثریت اگر اس کے وجوہ و دلائل سے مطمئن ہو تو یہ تحریک مرکزی مجلسِ شوریٰ میں پیش کرنے کے لیے بھیج دی جائے گی اور اسے لازماً ایک مہینے کے اندر مجلسِ شوریٰ میں پیش کیا جائے گا۔ اس کے بعد طریقِ کار وہی ہوگا جو ضمن و میں بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ ماتحت امراء کی معزولی

دفعہ ۴۳ (۱) ماتحت امراء اسی وقت تک اپنے منصب پر قائم رہ سکیں گے جب تک کہ انہیں امیرِ جماعت کا اعتماد حاصل رہے۔

(۲) اگر کسی مقام یا علاقے کے ارکانِ جماعت اپنے امیر سے مطمئن نہ رہیں تو وہ امیرِ جماعت سے اُس کی معزولی کی درخواست کر سکتے ہیں۔

۳۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کی معزولی

دفعہ ۴۴۔ (۱) اگر امیرِ جماعت کے خلاف مجلسِ شوریٰ نے عدمِ اعتماد کی تجویز پاس کی ہو، مگر

استصواب عام میں ارکانِ جماعت کی اکثریت نے اسے نامنظور کر دیا ہو تو مجلس شوریٰ آپ سے آپ معزول ہو جائے گی۔

(۲) اگر امیرِ جماعت یہ محسوس کرے کہ مرکزی مجلس شوریٰ کو تبدیل کرنا ضروری ہے تو وہ ارکانِ جماعت سے استصواب کرے گا اور اگر ارکانِ جماعت کی اکثریت اس کی رائے سے متفق ہو تو مجلس معزول ہو جائے گی اور نئی مجلس شوریٰ کا انتخاب کیا جائے گا۔ لیکن اگر ارکان کی اکثریت امیرِ جماعت کی اس رائے سے متفق نہ ہو تو امیرِ جماعت کے لیے لازم ہوگا کہ ایک مہینے کے اندر مجلس شوریٰ کا اجلاس طلب کرکے اس کے سامنے اپنا استعفا پیش کر دے۔

۴۔ مجالسِ شوریٰ کے ارکان کی معزولی

دفعہ ۵۷۔ مجلسِ شوریٰ (خواہ مرکزی ہو یا ماتحت) کا جو رکن

(ا) جماعتِ اسلامی پاکستان کا رکن نہ رہے، یا

(ب) اپنی مجلس کے مسلسل دو اجلاسوں سے بلا کسی معقول وجہ کے غیر حاضر رہے، یا

(ج) مجلس کی رکنیت سے مستعفی ہو جائے اور اس کا امیر اس کے استعفے کو منظور کرے، یا

(د) جن لوگوں نے اسے مجلسِ شوریٰ کی رکنیت کے لیے منتخب کیا ہے، ان کی اکثریت اس کے خلاف عدمِ اعتماد کا اظہار کرے ——— اسے اس مجلسِ شوریٰ کی رکنیت سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔

۵ جماعت سے اِخراج

دفعہ ۵۸۔ (۱) کسی رکنِ جماعت کا جماعت سے اخراج صرف اس صورت میں ہو سکے گا جبکہ

(ا) وہ اپنے عہدِ رکنیت سے قولاً یا عملاً انحراف کرے، یا

(ب) جماعت کی اعلان کردہ پالیسی کے خلاف کوئی کام کرے، یا

(ج) کوئی ایسا فعل کرے جو جماعت کے نظم یا اس کی اخلاقی و دینی حیثیت کو نقصان پہنچانے والا ہو، یا

(د) اس کے طرزِ عمل سے یہ ظاہر ہو کہ اسے اب جماعت کے کام سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی ہے۔

(۲) اگر کوئی امیرِ ضلع از خود یا کسی ماتحت امیر کی رپورٹ پر یہ محسوس کرے کہ اس کے ضلع کا کوئی

رکن جماعت اس دفعہ کی شق نمبر ۱ مندرجہ بالا کی کسی ضمن کا اس حد تک مرتکب ہوا ہے کہ اُسے جماعت کی رکنیت سے خارج کر دینا چاہیے تو وہ اس کی رپورٹ امیرِ حلقہ کے پاس کرے گا اور امیرِ حلقہ اُس کو اپنی رائے کے ساتھ امیرِ جماعت کے پاس بھیج دے گا۔

(۳) اخراج کا آخری فیصلہ امیرِ جماعت کی صواب دید پر ہوگا۔

(۴) مجلسِ شوریٰ کے ہر اجلاس میں اخراجِ ارکان سے متعلق وہ سارے معاملات پیش کر دیے جائیں گے جو پچھلے اجلاس سے اس وقت تک ہوئے ہوں۔

۶- جماعتوں کو توڑنا اور معطل کرنا

دفعہ ۷۷- اگر جماعتی ضروریات اور مصالح مقتضی ہوں تو امیرِ جماعت مجلسِ شوریٰ کے مشورے سے کسی ماتحت جماعت کو معطل کرنے یا توڑ دینے کا مجاز ہوگا۔

حصہ نہم

مالی نظام

۱- بیت المال کا قیام

دفعہ ۷۸- (۱) ہر مقامی جماعت کے لیے مقامی بیت المال، ضلع میں ضلعی بیت المال، حلقہ میں حلقہ کا بیت المال اور مرکزِ جماعت میں مرکزی بیت المال قائم کیا جائے گا۔

(۲) بیت المالوں کے نظم و نسق کے متعلق جملہ اختیارات امیرِ جماعت کو حاصل ہوں گے۔

۲- بیت المال میں آمدنی کے ذرائع

دفعہ ۷۹- جماعت کے بیت المالوں کی آمدنی حسبِ ذیل ذرائع سے حاصل کی جائیگی:-

(۱) جماعت کے ارکان اور اس کے کام سے دلچسپی رکھنے والے دوسرے حضرات سے بمدِ

(ا) اعانت۔

(ب) عُشر و زکوٰۃ

(ج) عام صدقات

(۲) ماتحت بیت المالوں سے۔

(۳) جماعت کی مطبوعات سے منافع۔

(۴) جماعت کے مکتبوں سے منافع۔

(۵) لُقطہ (جو جماعت کے دفاتر اور مقاماتِ اجتماع میں ملے اور جو شرعی قواعد کی رُو سے داخل بیت المال ہو سکتا ہو)۔

(۶) جماعتی املاک کی آمدنی

(۷) ایسی جائدادوں کی آمدنی جو جماعت کے لیے وقف کی گئی ہوں۔

تشریح:۔ ارکانِ جماعت اپنی زکوٰۃ، عُشر اور صدقاتِ واجبہ لازماً جماعت کے بیت المال میں داخل کرینگے۔

۳۔ بیت المال سے صرف کے اختیارات

دفعہ ۸۰ (۱) ہر جماعت کا بیت المال اس کے امیر کے تحت ہوگا اور امیر کو اپنے بیت المال سے ہر جماعتی کام پر خرچ کرنے کے اختیارات ہونگے، لیکن ہر امیر اپنے امراءِ بالا کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

(۲) امیرِ جماعت بیت المال کی آمد و صرف کے معاملہ میں مرکزی مجلس شوریٰ کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

(۳) مرکزی بیت المال کے حساب کی پڑتال ہر سال کسی آڈیٹر سے کرائی جائے گی جس کا تقرر مجلس شوریٰ کرے گی اور آڈیٹر کی رپورٹ مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کی جائے گی۔

حصہ دہم
متفرقات

۱۔ تنقید و محاسبہ کی آزادی

دفعہ ۸۱ (۱) ہر رکنِ جماعت ارکان کے اجتماعات میں امیرِ جماعت اور اس کے ماتحت امراء پر

مجالس شوریٰ کے ارکان پر، مجالس شوریٰ کی کارروائیوں پر اور دوسرے کارکنوں اور اُن کے کاموں پر تنقید اور محاسبہ کا حق ہوگا، بشرطیکہ وہ حدود شرعیہ اور حدود اخلاق سے تجاوز نہ کرے اور کوئی ایسا طریقہ اختیار نہ کرے جو جماعت کے لیے نقصان دہ ہو۔

(۲) ہر رکن جماعت کو حق حاصل ہوگا کہ اگر اُسے امیر جماعت یا مجلس شوریٰ کے فیصلوں پر کوئی اعتراض ہو یا وہ ان کے بارے میں کوئی سوال کرنا چاہے تو اسے قیم جماعت کے پاس بھیج دے، یا اگر چاہے تو ارکان جماعت کے اجتماع عام میں اپنا اعتراض یا سوال اٹھائے۔

۲۔ قواعد سازی کے اختیارات

دفعہ ۸۲۔ اس دستور کے منشاء کو پورا کرنے کے لیے جن قواعد کی ضرورت پیش آئے وہ امیر جماعت مجلس شوریٰ کے مشورے سے مرتب کر سکے گا۔

۳۔ ترمیم دستور کا ضابطہ

دفعہ ۸۳۔ دستور میں ہر ترمیم ارکان جماعت کے اجتماع عام میں کثرت رائے سے ہو سکتی ہے بشرطیکہ اس کا نوٹس امیر جماعت کو اجتماع عام کا اعلان ہونے کے بعد دو ہفتہ کے اندر دے دیا گیا ہو۔

۴۔ توضیح اصطلاحات

دفعہ ۸۴۔ اس دستور میں جو اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں ان کا صحیح مفہوم وہ ہوگا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے، اِلّا یہ کہ کسی سیاق عبارت میں کوئی اصطلاح صراحتہً دوسرے مفہوم پر دلالت کرے۔

(۱) "جماعت" اور "جماعت اسلامی" کے معنی "جماعت اسلامی پاکستان" کے ہونگے۔

(۲) "امیر" "امیر جماعت" اور "مرکزی امیر" کے معنی "امیر جماعت اسلامی پاکستان" کے ہونگے۔

(۳) "مستقل امیر" سے مراد دفعہ ۷ کے مطابق ارکان جماعت کا منتخب کردہ امیر ہوگا۔

(۴) "عارضی امیر" سے مراد دفعہ ۸ کے تحت مرکزی مجلس شوریٰ کے ارکان کا منتخب کردہ امیر ہوگا۔

(۵) "قائم مقام امیر" سے مراد دفعہ ۱۹ کے تحت امیر جماعت کا مقرر کردہ امیر ہوگا۔

(۶) "شوریٰ" "مجلس شوریٰ" اور "مرکزی مجلس شوریٰ" سے مراد جماعت اسلامی پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ ہوگی

(۷) "ماتحت امراء" سے مراد جماعتِ اسلامی پاکستان کے تنظیمی علاقوں اور مقامی جماعتوں کے امراء ہونگے۔

(۸) "ارکانِ جماعت" سے مراد، اگر معاملہ مرکزی نظامِ جماعت سے متعلق ہو تو کل پاکستان کے ارکان، اور کسی علاقے یا مقام کے نظام سے متعلق ہو تو اسی علاقے یا مقام کے ارکان ہونگے۔

(۹) "تنظیمی حلقہ" اور "حلقہ" ہم معنی متصور ہونگے اور ان سے مراد وہ علاقہ ہو گا جسے امیرِ جماعت، جماعت کا تنظیمی حلقہ قرار دے دئے۔

(۱۰) "جماعتی ضلع" اور "تنظیمی ضلع" ہم معنی متصور ہونگے اور ان سے مراد وہ علاقہ ہو گا جسے امیرِ جماعت جماعت کا تنظیمی ضلع قرار دے دے۔

(۱۱) "مقامی جماعت" سے مراد وہ جماعت ہوگی جو ایک مقام پر مقیم ارکانِ جماعت پر مشتمل اور ایک مقامی امیر کے ماتحت ہو۔

(۱۲) "مرکزی شعبوں" سے جماعت کے وہ شعبے مراد ہونگے جو امیرِ جماعت کی طرف سے قائم کیے جائیں۔

(۱۳) "مرکزی شعبۂ تنظیم" سے مراد قیمِ جماعت کا دفتر ہو گا۔

(۱۴) حلقوں اور اضلاع کے "شعبہ ہائے تنظیم" سے مراد علی الترتیب حلقوں اور اضلاع کے قیموں کے دفاتر ہونگے

(۱۵) "ارکان کے اجتماعِ عام" سے ارکانِ جماعت کا وہ اجتماع مراد ہو گا جس میں جماعت کے تمام ارکان کو شرکت کی دعوت دی گئی ہو۔

۵۔ تعبیرِ دستور

دفعہ ۸۵۔ اس دستور کی تعبیر میں اگر کوئی اختلاف واقع ہو تو اس کو حل کرنے کے لیے مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

دستور جماعت اسلامی پاکستان

ضمیمہ نمبر ۱ (بسلسلہ دفعات ۲۰، ۴۱، ۵۵، ۶۹)

حلفِ امارت

مَیں .... بن .... جسے جماعت اسلامی ....

کا امیر مقرر کیا گیا ہے، اللہ رب العالمین کو گواہ کر کے اقرار کرتا ہوں کہ میں :۔

(۱) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و وفاداری کو ہر چیز پر مقدم رکھوں گا۔

(۲) جماعتِ اسلامی کے نصب العین کی دل و جان سے خدمت کو اپنا اوّلین فرض سمجھوں گا۔

(۳) اپنی ذات اور ذاتی فائدوں پر جماعت کے مفاد اور اس کے کام کی ذمہ داریوں کو ترجیح دوں گا۔

(۴) ارکان جماعت کے درمیان ہمیشہ عدل اور دیانت سے حکم کروں گا۔

(۵) جماعت کی جو امانتیں میرے سپرد کی جائیں گی اُن کی اور نظام جماعت کی پوری پوری حفاظت کرونگا اور

(۶) جماعت کے دستور کا پابند اور وفادار رہونگا۔

اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد کو وفا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

ضمیمہ نمبر ۲ - (بسلسلہ دفعات ۲۵، ۴۵، ۶۰، ۷۰)

حلف رکنیتِ شوریٰ

مَیں .... ابن .... جسے ارکان جماعت اسلامی .... نے

مجلس شوریٰ ..... کا رکن منتخب کیا ہے، اللہ رب العٰلمین کو گواہ کر کے اقرار کرتا ہوں کہ میں :۔

(۱) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و وفاداری کو ہر چیز پر مقدم رکھوں گا۔

(۲) جماعت کے دستور اور مجلس کے قواعد کا پابند اور وفادار رہوں گا۔

(۳) مجلس کے اجلاسوں سے بلا عذر شرعی کبھی غیر حاضر نہ ہوں گا۔

(۴) ہر معاملے میں اپنے علم اور ایمان و ضمیر کے مطابق اپنی حقیقی رائے کا صاف صاف اظہار کروں گا اور اس بارے میں کسی مداہنت سے کام نہ لوں گا۔

(۵) جماعت کے نظام اور اسکے کام میں جہاں کہیں کوئی خرابی محسوس کرونگا اُسے دُور کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔

۶ - اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد کو وفا کرنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین